
1929
LUCKNOW
OUDHPUNCH

توجہ شرط

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں۔ مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے تکے مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل مضحکہ امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس ہنسی کی تنبیہ بھی کرتے ہیں اور کرتے بھی۔
اودھ پنچ صرف اپنی ظرافت پر قانع اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر منہ نہ بنائیے۔ دو چار کی پرچے پر تیوریاں چڑھائیے اسلئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جہت۔ رائے کی اصابت بلحاظ روایت لکھئے یعنی صحیح خیالات واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر کیجیے۔ انشاءاللہ سال بھر کے پرچے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد وضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ ہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ ڈاک کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) شوقینوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اس کی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنیں اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے حسب مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو ہر ہفتہ کے اندر فقط تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ نا منظور شد بسلامت۔ ہندوستان بھر ایک مشہور و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان ہمت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ چھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرالیں۔ [illegible] نہیں تو تھوڑی کوشش سے فائدہ اُٹھائیں مذہب یا [illegible] کا فاصلہ دور نا قابل [illegible] ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب [illegible] ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ خورد ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار شکایت نامے منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے روانہ کرنے پر منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ گم ہونے کی عادت ہے۔ پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گمشدہ نمبر دوبارہ طلب کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل [illegible] اطلاعی [illegible] روانہ ہوتا ہے اگر اس کا جواب [illegible] نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا جن کو مزید خریداری منظور ہو فوراً اطلاعی [illegible] کا جواب ملنا چاہیے جس کی [illegible] رسید [illegible] سے حاصل کرلی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے ان کے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے [illegible]

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی پالیسی کے مطابق نہ ہوں گے وہ شائع نہ ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو فقط۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں خطوط اور منی آرڈروں میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا رہتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۴ نمبر ۲۸

مضامین

بابت ۲۱ جولائی ۱۹۲۹ء

منطق کا سبق بنام خواجہ حسن نظامی

خواجہ صاحب۔ السلام علیکم۔ [illegible] تمہاری دو تحریریں دیکھیں [illegible]

[illegible] ایسا سبق دیا جا سکتا ہے [illegible]

[illegible] ہرگز [illegible] چاند [illegible]

[illegible] انسان [illegible]

[illegible] مردوں کے سامنے ایسی باتیں کرنے میں [illegible]

[illegible] کیا [illegible]

دوسری تحریر [illegible]

[illegible] اسباب بھی [illegible]

[illegible] کیا؟ [illegible]

[illegible] تمہاری دوسری تحریر [illegible]

[illegible] انسان [illegible] خیال [illegible]

[illegible] خیال [illegible] کی نیابت کیا کروں گا؟

ابھی خواجہ صاحب [illegible] مذہب [illegible] کام ہے جو خیال کر [illegible]

[illegible] مذہب [illegible]

[illegible] سے متعلق ہو [illegible]

نہیں۔ [illegible] مذہب کا کام

[illegible] انسانی [illegible] کام [illegible]

[illegible] کا زمانہ [illegible]

[illegible] انسان [illegible] ہر سال [illegible]

[illegible] انسان نہیں بنایا اس وقت تک [illegible] نہیں بن جائے؟

[illegible] انسان کو [illegible]

[illegible] دنیا میں آیا [illegible]

[illegible] لیکن [illegible] نہیں سمجھا۔

[illegible] جاتا ہے

اب کام چل نکلا ہے [illegible] باتیں کرتے [illegible]

[illegible] آدمی کی صورت [illegible]

[illegible] اچھا [illegible]

[illegible] سفارش کرنے [illegible] سفارش کی [illegible]

انسان کی ذاتی [illegible] کرتی ہے [illegible]

پاس سفارش کرنے [illegible]

[illegible] سفارش [illegible]

[illegible] سفارش [illegible]

[illegible]

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر [illegible] ۱۹۲۹ء

[illegible]

بنام

[illegible]

دستخط حاکم [illegible]

(مہر عدالت)

[illegible]

[illegible]

سمن بغرض [illegible] تکمیل طلب

مقدمہ نمبر [illegible] ۱۹۲۹ء

[illegible]

بنام

[illegible]

دستخط حاکم [illegible]

(مہر عدالت)

[illegible]

[illegible]

پھر آپ آ جاتے ہیں۔ نا جائز سفارش بُری ہی ہے اور
جائز اگر کسی سفارش میں کسی صاحب نے [illegible]
بھیجی کریں تو آپ اسے [illegible] صاحب [illegible]
کہتے ہیں۔ اگر آپ کی تھوڑی سفارش ذرا کر کے [illegible]
حضور [illegible] کے کان تک نہ پہنچائے تو آج [illegible]
جس پر آپ اور [illegible] لیجانے اور ان [illegible]
[illegible] کہیں نہ آئی۔ صاف صاف [illegible]
کہ [illegible] زیادہ [illegible]
ہو جاؤں گا۔ اور اگر یہ سفارت میں [illegible] لینے کی
ضرورت آن پڑی تو [illegible]
کھاتے میں پڑ جائے گی۔ ایک یہ تم کہتے ہو
میں پیر بھی ہوں سید بھی ہوں پیرزادہ بھی
ہوں انشاء پرداز بھی ہوں۔ [illegible] کہ ان
[illegible] میں کسی مقام پر [illegible]
کا دم بھی کہیں نظر نہیں آتا۔
اے [illegible] ایک پیر [illegible]
[illegible] خواجہ صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible]
(۱۱) [illegible]
[illegible]
[illegible]
(۱۲) [illegible]
میرا کام ہے اپنے علم [illegible]
[illegible]
[illegible]
(۱۳) سیاسیات میں دخل دینا [illegible]
[illegible]
[illegible]
(۱۴) خدا نے اپنے فضل سے [illegible]
مسلمان کر دیا [illegible]
ضرورت نہیں۔
(۱۵) سفارش کی [illegible]
سفارش ہوں [illegible]

(۱۰) [illegible]
[illegible]
سے کرنا چاہتا ہوں
(۱۱) [illegible]
[illegible]
[illegible] مسلمان اس ملک میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]



ہائے ہائے میری کمر ٹوٹی ہے [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
صاحب [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بچوں کی اٹھان یعنی جب وہ اٹھتے ہیں تو کسی دوسرے کا خیال بھی نہیں دیکھا۔ عورتوں کا آواز اسلام سے پالا ہے۔ مگر تمھاری یہ درخواستیں جو بچے تم نے بچے پیدا کرنے کی اجازت چاہی ہیں ان سے معلوم تمھارے ایک دوسرا لڑکا ساں کا بچہ۔ بچے کے باپ کو سمجھ کر کہ جو اس صورت پر معلوم ہوا۔ مگر دعا صاحب ہم اپنے گھر میں اپنی بی بی سے زیادہ سلیقہ رکھتے ہیں اور اصلی صاحب نے یہ سلیقہ حاصل کر کے تمھیں بھی خود ہنر اور سلیقہ پیدا کرنے کا فرض ادا کر دینا۔

خواجہ صاحب! کسی بات کو کہنے کی ضرورت ہے کہ عورتوں کے لیے یا دعا تمھارے پاس مناسب نہیں۔ آج ہم دیکھتے ہیں بہت سی اسلامی اور مستقل قید سے آزاد ہو گئی ہیں جو اور بہت سی بیٹیاں کی سلطان عورتوں کا ایک جتھا ہو رہا ہے یہاں کے سر پر شیخ سعدی کیلئے اور شعرا جیسی لی کے ہاتھوں میں آزاد ہو کر سکے گا اور تمھاری خوشامد میں زبان سے اسلام کا دعویٰ کا ذکر سن لیں گی اور گے ہندوستان کی گورنمنٹ اور مسلمان رہنا اگر ہماری بیگمات کا اگر دعوت جانے پر جس کا کوئی شاہ اسلام کا ہو گا ہے تو خواجہ صاحب خدا کے لیے زنانہ پکڑا شغل اور زور تمھاری سنبھال کے جلدی سے تنگ کرو اور اسلام کی نقص نہ چھیڑو۔ ابھی تمھاری جو تعلیم کرتے ہیں یہ روایتی اسلامی اصول وفروع خود عربی اسلامی اصول وفروع نہیں ہوں گے اے اہل عرب کے بدو جنگل کے رہنے والوں کا پھیلایا ہوا اسلام ہی کوئی اسلام ہے؟ اگر دنیا میں اسلام کو یہی رسم جس کی ہر ایک رسم آج ہندوستان کے ہاتھ بلی نظر آتی ہے تو وہ مسلمان ہی نہیں۔ ایک انقلاب کے دور میں ہر گروہ جب غیر مخصوصاً ہندوستان کے سے گر رہے ہیں۔ دوسرے مذہب کی مستقل تقلیدوں کی بہنیں اعلیٰ ادارہ حکومتوں اور اسلامی شہزادوں کی بیٹیاں کی تنگی ہے کا تنگی سے کوئی تبصرہ نے اسلام میں ترقی اور تقلید کر دیا ہے تمھیں بے غرض رسالت کی بنیاد رکھ کر دی اور خود رسول ہی بیٹھنے کی کمزوری۔ یا تو ہم بی بی سے طہارت اور

نجاست کو ایک ہی کڑی باندھا۔ چھٹے نمبر وہ حال کیا ساقوں اس کوشش میں ہے کہ خراب خوری بند ہو جائے۔ جب وہ نہیں رسالہ لکھنے والا ہے کہ خود ایک چیز ہے اور وہ کسی مسئلے رکھی ہے۔ غرضیکہ ناجائز ہے جو رسول اللہ کے وقت میں بے احتیاطی کے ساتھ بنائی جاتی تھی وہ بیکی۔ ایک مشہوری علاج ہے اور دوا کی کاموں سے گزرنے کے بعد اتنا استعمال فرما سکے گی۔۔۔ اس کا استعمال کیا جائے جو مشکوک ہو بے ہوشی۔ بیمار کر سے دکھوں اور صاحب تک پہنچیں اور علی ہذا القیاس۔ اگلے زمانے کے سر خلیفہ کی آنکھ اسلیے حرام نے اگر وہ کو کے یا لے جانے کے لیے چھپائے ہیں۔ ترقی یافتہ ہے پر آج بھی طاقت کے اظہار سے جو دنیا ہمارے ملک سے ہمیں گورنمنٹ کی مدد سے ہیں۔ جانیں خدا بچائے ہمارے مولویوں سے جنھیں قرآن کا سلیقہ نہیں اور نہ جہاں ہی وہ جھوڑ نہیں۔

اسے ہے بیمار چپ چپ جوش میں ساری دنیا کا حال کہہ بیٹھ گئی۔ حالانکہ گفتگو مردوں قریب سے ہو رہی تھی۔ کہو تم سے خاص اختلاف اور تمھاری کتابیں شوق سے

پڑھتی تھی گو تمھیں کئی باپ تمھاری بچوں کی کے دل پھیکا پڑ گیا۔ اے ہوش کی دعا کرو۔ بچوں کی تعلیم میں بھی کوئی چیز ہے جو اللہ کے شعر جائے آزادی کو تو آئے اور جو کوئی بچہ بھی جا کے آئے سیکھے اور بچا و دیکھا کر خطاب پائے۔ تم دیکھا کاری کرتے ہو یا وہ بیچ؟

واقف

نشان آرا بیگم

نعمتیں جو نے نہیں تقسیم سب روز ازل
درد دل جو رہا کا ہونا رکھ دیا میرے لیے

مولانا بیچ کی علامت ہے کہ جہاں کچھ شعر خوانی کا جھگڑا ہوا جس غریب ادیا کے سرخط دیا کوئی حیثیت شناس صاحب ہیں انھوں نے کسی استاد شاعر سے ملاقات کی۔ حسن کو عنوان شعر کسی استاد کی طبع جبہ نواز کا نتیجہ نصرت ہے۔ مضمون طرح الاول جو دو حقیقت شناس صاحب نو شش انشا ہو دارالعلم میں جس جو حال کا اور اک فنا میں کا شہادت کا نمونہ

بعدالت ڈسٹرکٹ جج صاحب بہادر گونڈا

مقدمہ نمبر ۲۷ بابت ۱۹۴۰ء

مسماۃ [illegible]

بنام

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بمقام [illegible] مورخہ ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت　　　　دستخط حاکم بحکم

دستخط حاکم بحکم

ہر کام دیوانی کے لیے

سمن برائے انفصال مقدمہ

(دستور ضابطہ بحکم ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

[illegible]

[illegible]

مہر عدالت　　　　دستخط حاکم بحکم انگریزی

ہنسی میں [illegible] کرتا ہو یا [illegible]
[illegible] کے [illegible] والے ہوتے [illegible]
[illegible] بھی ٹھیک کر رہا ہے۔ یا [illegible] کے
[illegible]
درست فرماتے ہیں ہم نے [illegible]
کی درستی کی ہے۔

حقیقت شناس صاحب لکھتے ہیں کہ [illegible] ایک
استاد شاعر کی خدمت میں حاضر ہوا [illegible]
اشعار [illegible] غزل [illegible]
[illegible] غزل [illegible] استاد
نے [illegible] پڑھا۔ حقیقت شناس کی [illegible]
میں وہ شعر کسی قدر [illegible] کے ساتھ لکھا ہوا تھا ؎

نعمتیں [illegible] کیں تقسیم جب روز ازل
درد دل [illegible] ہمارا [illegible] دیا میرے [illegible]

[illegible] کی جگہ استاد نے [illegible] لکھ دیا [illegible]
اور [illegible]
نے [illegible] کی کہ حضرت اس
غلطی کی اصلاح فرما دیجیے۔ شاعر صاحب [illegible]
[illegible] شخص کی نیت اعتراض کرنے کی
[illegible]
[illegible] اعتراض [illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible] بیچارہ [illegible] شاعر صاحب کے [illegible]
[illegible] ہونے کا [illegible] تھا۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] دنیا میں کوئی [illegible]
حضرت [illegible] آیا اور ایک کاغذ کا [illegible]
فرمانے لگے۔

استاد: آپ کا نام؟

معتقد: حضور [illegible] ہی واقف ہیں۔

استاد: واقف ہوں یا نہیں [illegible]
کی [illegible] ہے۔ اچھا بتائیے
آپ کہیں تشریف لائے؟

معتقد: اشتیاق ملاقات، سلام عرض کرنے اور
کلام بلاغت نظام سے مستفید ہونے۔

استاد: درست [illegible] یہ بھی تو کہیے کہ شعر لکھنے اور [illegible]

اس کی [illegible] حاضر ہوا [illegible] حضرت یہ
[illegible] ہے۔ [illegible] آپ [illegible] ایک [illegible]
[illegible] اور آپ کو [illegible] اگر
[illegible] آپ نے میرے سلام پر [illegible] فرمایا تو مجھے
حق حاصل ہو گا [illegible] اور آپ
[illegible] ہماری [illegible]؟

معتقد: اے حضرت یہ کیا خیال ہے۔ [illegible]
جناب [illegible] کلام [illegible] سب غزلیں [illegible]
[illegible] غلط [illegible] صحت کر لی [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] نہیں اور [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] صدہا شاعروں کا [illegible]
کلام [illegible] موجود ہے۔ اگر یہی خیال ہے تو اسے
[illegible] ورق ہی چاک کیے دیتا ہوں۔ [illegible]
تو آپ کو اطمینان ہو؟

استاد: واہ! اطمینان کی ایک ہی ہوئی۔ نوٹ
بک کا ورق پھاڑ ڈالا تو کیا ہوا۔ [illegible] کی [illegible]
صفحۂ [illegible] پر [illegible] منقوش ہے وہ [illegible] نہیں ہوا۔

معتقد: حضور۔ [illegible] کہ شعر [illegible] پر منقوش
ہے [illegible] نہیں [illegible] قلم سے [illegible] موجود ہے۔
کلام ہی ایسا موثر ہے کہ سنتے ہی نشتر کی طرح دل
میں [illegible] گیا۔ بھلا اس کا علاج کیا ہے؟

استاد: علاج [illegible] گیا [illegible] ایسی [illegible] ہیں۔
باتیں [illegible] لکھیے اقرار نامہ۔

اس وقت جناب استاد ہی [illegible] ہوئے
تھے۔ [illegible] قانونی لیاقت کے [illegible]
الٹ دیجیے۔ معتقد [illegible] کہتے ہیں آپ کی
[illegible] جس کے رو سے
ایسا دعویٰ دائر ہو سکتا ہے۔ [illegible] ادب [illegible]

معتقد: اے حضرت۔ یہ کیا خیال ہے۔ میں تو خادم
ہوں آپ کی [illegible] ایک [illegible] پانی
برستے میں [illegible] پیشاب کرنے [illegible] کے نیچے
ایک آفت زدہ پانی سے پناہ لینے کھڑا ہوا تھا
دیکھا کہ [illegible] صاحب [illegible] آسن سے [illegible]
[illegible] گرج [illegible]
[illegible] بادل کی طرح برستے نہیں۔ [illegible] نے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہے۔

[illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible]
[illegible] ہو گا؟

[illegible] صاحب [illegible]
[illegible] استاد کا [illegible]
[illegible]
[illegible]
ملاحظہ فرمائیے [illegible] اول [illegible]
استاد کا کلام ہے [illegible] عیب کہاں۔ عیب [illegible]
سننے والے کی [illegible] دیکھیے ایک [illegible] شاعر کہتا ہے ؎

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

دوسرا شاعر کہتا ہے ؎

قسمت کیا ہر ایک کو قسام ازل نے
جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا
بلبل کو دیا نالہ تو گل کو دیا ہنسنا
[illegible] کو [illegible] سے جو [illegible] نظر آیا

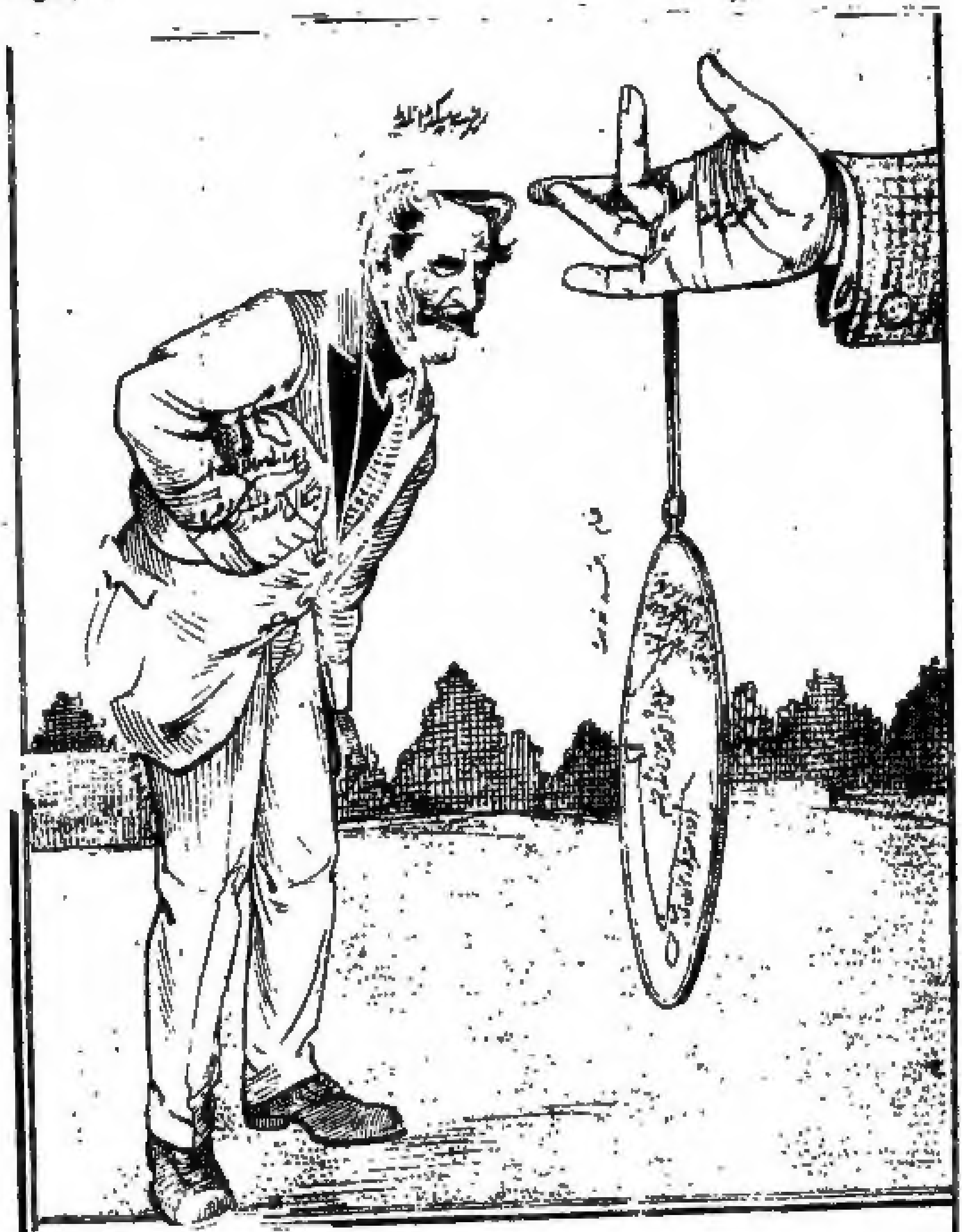
تیسرا شاعر کہتا ہے ؎

سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

اور بھی صدہا شعر اسی مضمون کے ہیں مگر کسی نے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
خاص [illegible] حضرت شاعر کے لیے [illegible]
یا [illegible] کیا اس کی خبر نہیں۔

[illegible] درد [illegible]
لیے رکھا جائے [illegible]
[illegible]

حقیقت شناس صاحب کا [illegible]
[illegible]



"انعام بالاستحقاق"

ذرہ نوازش! اکرم!! عنایت!!! آپ نے گزشتہ چند روز میں ہندوستان کی جو خدمتیں انجام دی ہیں شکریہ ادا نہیں ہو سکتا بیچارے مقیم
یہ آپ کی عنایت ہے کہ گاؤں کے لوگ سلام کرتے ہیں۔ گردن میں تمغا لٹکانے کا فرض جس طرح مناسب سمجھیے ادا کیجیے۔ مجھے حق در جہاں ....



نہیں ہو گو صرف پر کتابیں جاکر دہلی کی طرف چلے اور دیاست ہی میں نظروں سے گھبرا گئے، اپنے نصیب سے کہ اور ان سے کیا چاہا رضید کیسے مولوی صاحب کا دل کتابوں کے لیے بے چین تھا پیارے قدر دانی روا آگے بڑھے تھے کہ ایک تیز رو پیام خیر میرزا زادہ ہمارے مولوی صاحب نے خیر کو بہت سمجھایا اور آواز لگایا چند دل کو یوں تسلی دی۔

یہ ملاعبد الصمد کتوخوا گرہ گر قرطاس ہاتا رو رہے گئے تو کیا ہوا؟ حاصل علم یعنی الماس جو ہیرا علم ہر سے صندوق سینے میں بھرے ہیں کھو گیا ہو تو دستیاب نہیں ہو سکتا ذرا آسمی کو ساتھ ہو سب کے ختم کر کے سادہ سینہ (تختی) کیا لا تعجب کیجئے، بے شک ہے کہ لائے الماس کا نگینہ مولوی کا آپ چاہتے ہوا اور بیک طالع خیر سینے کے خزانے کھو کر لوٹ گئے۔ حقیقت شناس صاحب کو شکر نہ آیا جو کہ اُن کے صندوق سینہ ہے لوٹے آسمان ہمارا اطلاع ہمارا نہیں کیا گیا۔ انھوں نے سخت جرم کیا تھا جو کہ ہو جاتا ضرور تھا۔ ہائے ہائے جو کہیں یہ مضمون در پیش آجاتا اور رکھا رکھا یا ورثہ ہم سے کا لوٹا جو رپورٹ لے جاتے۔ حقیقت شناس نے خلاف عہد کیا جو ہماری طرف رجوع فرمائی (ہما) کا پورا درست ہے ہم بھی داد دیتے

راقم

خاکسار دربار الشعرا

استقلال

جو ہمیاء دہ سے واقف ہے وہ حضرت ساغر کو بھی اچھی طرح جانتا ہوگا۔ آپ نے چند ماہ صرف ایک ظریف ہفتہ وار پرچہ نکالا تھا اب استقلال کے نام سے ایک پرچہ جاری کیا ہے۔ جس کا تیسرا نمبر صرف پیش لگا۔ یہ نام بہت اچھا ہے اگر اس نام کی لاج بھی رکھی جائے تو سبحان اللہ مدینہ کا خیبر آمرالوداں کا لقب ہے مگر اب یہ لقب علیگڑھ کو کسیلد رسالے کے ساتھ عنایت ہو گیا یعنی پہلے مدینۃ العلم اور علیگڑھ ہو گیا مدینۃ العلوم۔ پیغمبر

تا ہم جب لوگوں نے چھوڑا نہیں تو لقب کیا ہے گو ادب شناس حضرات کا خیال ہے کہ نام مشترک تو بھی خاص القاب کا غصب جائز نہیں خصوصاً وہ القاب جو کسی حقیقت کی تصحیح کرتے ہوں یا کسی ذات کے خصوصیات سے تعلق رکھتے ہوں۔ خیر ہوگا اس بحث کو ادروں کے حوالے کیجئے کیا یاد رکھا ہے یا نہیں۔ کوئی بات کہ گرو کا نام بابا صاحب کوئی شخص الگ نہیں الگ تسبیح کر کر رسول داد بھی ہیں کہ توجیہ کیا ہے۔ غرض تو اس سے ہے کہ علیگڑھ سے استقلال نکلا ہے۔ مدینۃ العلوم علیگڑھ کا ہی یہ پیغام ہر ہے۔ ادبی بھی ہے سیاسی بھی ہے اخباری بھی ہے۔ یہ اور صاف واقعی قابل مدح و ثنا ہیں۔ ساغر صاحب دُنیا میں کافی گردش فرما چکے ہیں اور یقیناً اب تجربہ ترقی کر گیا ہوگا لہٰذا امید ہے کہ یہ پرچہ مقبول ہوگا۔ لکھائی چھپائی بھی ہے کاغذ صاف اور سفید ہے پیمانہ خوبصورت ہے جم معتدل ہے قیمت عہ سالانہ ہے یا ایک عہ اور صاف ترین سرسید احمد خاں جاہد مرحوم کی وراثت ہی سے تعجب ہے کہ وہ یہیں سے ہو کر نوجوانوں کے خواب میں آتے ہوا وہ استقلال استقلال استقلال چلتے ہیں۔ یہ روش اچھی نہیں۔ کتنے کو تو علیگڑھ مدینۃ العلوم ہے مگر آج تک وہاں سے کوئی اُردو اخبار ہی کا نہ ہفتہ وار یا روزانہ نکل سکے تپا نہیں۔ یہ کمی حضرت ساغر نے پوری کر دی۔

استقلال کے لفظ ہی کا حسن جہاں جھگڑوں کو ہو دلنشیہ بیا دامن کے بھی دو آں دشمن دو کوچ کردیں قوم و گم کردن وہاں تک شمروں و خشم و لرزہ گرفتن کے بھی ہیں خدا کرے کہ جناب ساغر کے نام کے ساتھ استقلال بلند ہوا اور دوسرے معانی سے ساتھ نہ پڑے۔

میدان کے دلیر اور مجالس کے عزیز ہند نے قبول استقلال و استقلال سے مضمون حالہ دیے بغیر نقل کر لیے۔ جناب ساغر کو ان سے شکایت ہے اور بجا ہے۔ مثلاً نہ اقتباس بعض معاصرین سے کہ ہے کہ انھوں نے تبصرہ سے بھی چشم پوشی فرمائی

اور عبارت بھی منظور نہ کی۔

ہم شکایت کا موقع نہیں دینا چاہتے لہٰذا لیا گیا علماً اعلان کرتے ہیں کہ ہم بھی مضمون نہ چھاپیں گے۔ تبصرے کا فرض ادا کر دیا ابھی ہمیں آتا پا گیا ہو دیکھی پوری طرح سے اور عبارت کا معاملہ تو میں بھی کر سکتا ہوں سے زیادہ صفحہ عبارت میں گنجائش نہیں یہ تو اور خفیف کا حل ہے اور جب تک یہ صورت ایک آدھ خود ہی شعر دہ مور کے جگہ خالی ہونے کی امید نہیں۔ اگر کسی نے شفقت کی تو ضرور جناب ساغر کی فرمائش پوری کی جائے گی۔ ہمیں نہ تو ہو تو بخیر ہے۔ یہ معاملے کی بات ہے خفا نہ ہو جیے جناب والا۔ والسلام۔

مولانا خرنج کی لوٹ بیک

بقلم کمترین اصغر

ہمارے ایک دوست کی اصطلاح میں اگر گولی کا جرم ہے جس کے لئے تیس روپیہ جرمانہ یا وہ مہینے کے عوض سزا سے صاف رکھتی ہے۔ ہماری ڈاک کا کوریں والے سماعت نہیں یہ ہو کر وہی برم ہے تو مانیا ہے کیا نہیں کسی نے ایک پارسل بھیجا۔ ملاہ پارسل کے لیبل پر لکھا ہوا تھا وہ سب مطالعہ ہے۔ جتنی چیز کیسے بڑی معلوم ہوتی ہے پارسل کا گھر ہی آتا تھا کہ دس ال رخت کے گرد سب عزیز اقربا جمع ہو گئے شعر گھلنے ہی معلوم ہوا کہ عطر کا کنستر نہیں ہے۔ کا گو اب کو شتا میں کھلے جو کہیں گے تو جو چند ہی دو ستر پڑ جاتی ہو کچھ جو دیتا دوں کے چہرے کر از کم آواز فقیر سے ادا کر دم ہو جاتے۔ دو کو کیسے کہ زندہ خیر کی اور معلوم ہوگیا کہ خیرو دار عطر نہیں ہے بلکہ بار گند حک ہے۔ اور یہ گندھک نے بھی بڑا مگر سے کام لیا ورنہ وہی حال ہوتا جو حضرت لوط کے عہد میں لوگوں کا ہوا تھا۔ کہتے ہیں کہ منزلوں کا ایک گروہ قافلوں پر جا پڑا اور کہا تھا عنقریب اللہ دو گر قبر ہو گئی آنکھ خلدے میں سنکھیا لاکے صندوق بھرے اور گندھک جو بطور کے ایک تا بر کے ساتھ کر لیے

ڈاکٹروں نے مصدوق [illegible] وقت پرچھ
مارے اور جان خیر ہے [illegible]
بھی مارے گئے [illegible] ہیں۔ [illegible] کا زہر تھا
یہ [illegible] کا [illegible] ہے۔

خدا اسے ہوس

برلی [illegible] دیکھئے [illegible] کی آپ [illegible]
نہیں حال کی خبر ہے کہ ایک صاحب نے [illegible]
زیادہ ترقی دینے کی غرض سے کسی ایسی [illegible] کی کتاب
میں [illegible]
اس [illegible] میں [illegible]
[illegible] کے [illegible] ہوتے ہیں کیا کلام ہے۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] صاحب [illegible] کے [illegible] دوسرے
[illegible] ختم ہوگئے [illegible]
اور خود حضرت کسی [illegible] کی [illegible]
[illegible] امید ہے
[illegible] اور کس قسم [illegible] زیادہ
[illegible] ہوگی۔ ایک اخبار [illegible]
[illegible] کے [illegible] کے خلاف [illegible]
قانون [illegible] جاہتے ہیں [illegible]
[illegible] کا [illegible]
کا [illegible] اور [illegible]
کتاب کا [illegible] کی [illegible]
[illegible]
اور [illegible] ضرورت [illegible] ہمارے نزدیک
[illegible] کی [illegible] کرنے کے لیے ایسی کتابوں کا
[illegible] ضروری ہے۔ [illegible]
[illegible] انسان
کی [illegible] دوسرے [illegible]
کے [illegible]

زوجہ فضیل بن [illegible] حکومت ہند

نقل ہے کہ فضیل اپنی زوجہ کے ساتھ [illegible] پر
آرام کر رہے تھے جب بی بی کی [illegible]

[illegible] کے بیان سے [illegible]
[illegible] کو بی بی [illegible]
خدا [illegible] سے [illegible] میں [illegible] تھا
آپ جانتے [illegible] چوری کے معاملے میں [illegible]
ہوتا ہے [illegible] کی جانب
[illegible]
[illegible]
[illegible] کیا چوری کی [illegible]
[illegible] آمد [illegible]
[illegible] کتا [illegible]
[illegible]
[illegible] سے [illegible] آہستہ سے
[illegible] ایک آدمی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کہاں سے [illegible]
ہے۔ [illegible]
صبح کو [illegible] کے [illegible]
[illegible]
[illegible] کے [illegible] سے نقش [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
صبح [illegible] بی بی نے [illegible] کیا گر
گھر کی تمام [illegible]
[illegible] گھر [illegible]
[illegible] ایک [illegible]

اذا نفس [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

(جب ہمارے گھر میں کوئی شخص [illegible]
[illegible] ہیں۔ [illegible]
[illegible]
[illegible])

[illegible] چیز [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
حق میں جتنی [illegible] حکومت کے
حق میں بھی۔ [illegible]
[illegible] حکومت [illegible]
[illegible] حکومت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کے [illegible] جائے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دستخط [illegible]